ہیں برابر کے تناسب سے شریک رہنے پر آمادہ ہوں تو وہ رلو ہنیں "۔ عملاً یہ خوب صورت الفاظ جامۂ عمل نہیں پہن سکتے۔ یہ بھی سوچتا رہا کہ کیا ہم مکّہ کے دَورِ دعوت و ہجرت کے رسم و رواج کو اس وقت کی شریعت اسلامی کا ماخذ قرار دے سکتے ہیں؟ (ص ۸۸) میرا خیال ہے کہ دَورِ ابراہیمیؑ کے باقیات اور معروفات میں سے جس چیز کو قرآن اور نبی قبول کر لیں وہ اس کے بعد سے شریعت میں شامل ہوں گی۔ فی نفسہٖ شریعت کا ماخذ کہنا غیر ضروری ہے۔ عورت کی نبوّت پر یہ کہنا کہ ایک طرف خدا کا حکم ہے، دوسری طرف یہودیوں کا بیان، لہٰذا میرے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہے؟ کیوں مشکل ہے صاحب! آپ سیدھے سیدھے خدا کا ساتھ کیوں نہ دیں۔ (ص ۱۳۱) قرآنی مثال شجرۂ طیبہ کا اطلاق اسلامی فقہ پر اچھا لگتا۔ (ص ۸۵)۔ اُم ورقہ کی امامت والا قصہ بڑے تحقیقِ حدیث درست نہیں بہ حیثیت مجموعی دین کا علم اور دین کی محبت دینے والی بہت قیمتی کتاب ہے۔

---

**پہاڑوں کا بیٹا** از جناب ملک احمد سرور صاحب۔ ناشر: مکتبہ ہمدرد ڈائجسٹ ۲۴، چیمبرلین روڈ، لاہور۔ اسٹاکسٹ: البدر پبلیکیشنز ۲۳۔ راحت مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ سفید کاغذ پر صاف ستھری طباعت، دبیز آرٹ کارڈ کا رنگین ٹائیٹل۔ ص ۲۴۶۔ قیمت: ۴۵/- روپے۔

نوجوانوں کے لیے لکھے گئے اس عوامی ناول کو پڑھ کر میں بہت خوش ہوا۔ فن کی مروجہ باریکیوں کی ایسے لٹریچر میں اتنی اہمیت نہیں ہوتی، جتنی ان واقعات و کردار کی سادہ تصویر کشی کی ہوتی ہے جن کی کڑیاں جڑنے سے ناول بنتا ہے اور ناول کی وحدت کو ایک یا چند مستقل کردار اور علت و معلول یا مہمات اور نتیجہ کا تسلسل قائم کرتا ہے۔ اس ناول کی ریڑھ کی ہڈی علی کا کردار ہے جو مجاہد سپاہی سے ترقی کر کے اپنی بہادری اور جنگی حکمتِ عملی کی مہارت۔ اور عملی کارناموں کے ذریعے کمانڈنگ پوزیشن تک پہنچا۔ علی ناول کے آسمان پر لہراتی ہوئی بجلی محسوس ہوتا ہے۔ یہاں کڑکی وہاں چمکی، ادھر گری

یا دُور کہیں آسیبوں اور چڑیلوں کے لشکروں کو مھونک ڈالا۔

کمانڈر علی کا طاہرہ سے اور عبدالرحمٰن (روسی مسلمان) کا زبیدہ کے درمیان بڑے پاکیزہ طریق سے دل کو دل سے ربط ہو جاتا ہے۔ اور ملک احمد سرور صاحب بغیر مروجہ جنسی ہیروئن کے چٹخاروں کے اسے رومانس کے بجائے حیادارانہ طریق پر مناکحت کی منزل تک لے جاتے ہیں۔ روسیوں کے مظالم کے مناظر، مجاہدین کی سرفروشانہ کارروائیوں کی رُوداد یں، نت نئی مشکلوں کا پیش آنا اور مشوروں سے ان کا حل نکالنا، مجاہدین کا قیدی علی کو کابل سے چھڑا کر لانا، دریائے آمو پار کر کے روسی مسلم علاقے میں داخلہ اور وہاں کے حالات کا تذکرہ، نیز وہاں قلوب میں جہاد کی بارودی سرنگوں کی موجودگی کا احساس، قرآن کے نسخوں کی بہترین تحفوں کی حیثیت سے تقسیم ــــ آدمی ناول نگار کے ساتھ ساتھ نجانے کہاں کہاں تک گھوم آتا ہے۔

ایسی چیزیں ضرور لکھی جانی چاہئیں ـــ اعلیٰ سطح کی بھی، اور عوامی سطح کی بھی، تاکہ لادینیت پرستی، غلامیٔ مغرب اور خواہشات ولذات کی اسیری اور جنسی چٹخاروں کے مزبلہ خانوں سے دماغوں کو اوپر اُٹھایا جا سکے۔

---

SUNSHINE AT MADINA

از جناب زکریا بشیر صاحب۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن، MARK FIELD, (UNITED KINGDOM) LEICESTER LE6 ORN

الحمدللہ کہ سیرتِ نبویؐ کے چمن زار میں روز بروز نئی کیاریوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور آج کے دَور کا انسان سیرت و حدیث کے لفظی تصاویر کے البم اور حضورؐ کی شخصیت اور کردار سے متعلق واقعاتی تذکرے کے ذریعے اتنا تفصیل سے جان سکتا ہے۔ گویا کہ وہ بالکل پاس بیٹھا ہو یا ساتھ ساتھ چل رہا ہو۔" مدینہ میں درخشانیٔ آفتاب" بھی علمی سطح پر ایسا ہی ایک حقیقت نما فلم پیش کرتی ہے۔